## بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل ۔ برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل ۔ جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی ۔ کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی ۔ ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ ۔ کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دیر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں آگ ۔ ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ پہ جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلائے ناظم ۔ برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

نور کے تپلی ہوی پردۂ ظلمت مین نہان ۔ چشم خورشید جہان بین مین ہین تار سبل

آتش گل کا دہوان بام فلک تک پہنچا ۔ جم گیا منزل خورشید کی چہت مین کاجل

ابر بہی چل نہین سکتا وہ اندہیر گہپ ہی ۔ برق سی رعد یہ کہتا ہی کہ لانا مشعل

جسطرف گئی بجلی بہڑا و دہر اسکی ۔ قلعۂ چرخ مین ہی بہول بہلیان بادل

فیض ترطیب ہوا سی یہ دکہائی تاثیر ۔ زر محلول ہی اخگر تو کہربا ہی صندل

آب آئینہ تموج سی بہا جاتا ہی ۔ کہین تصویر سی گریانہ کہین مستعجل

آج یہ نشو و نما کا ہی ستارہ چمکا ۔ شاخ مین کاہکشان کی گل آتی ہی بہل

دیکہتی دیکہتی بڑہ جاتی ہی گلشن کی ہوا ۔ دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجہو احول

خضر فرماتی ہین سنبل سی تری عمر دراز ۔ پہول سی کہتی ہین پہلتا رہی گلزار امل

عطر افشان ہی شبیہ گل تصویر چمن ۔ نخل داؤدی سی ٹپکتا ہی عسل

بہر لیتا ہی جو بجلی کی مقابل سینہ ۔ چرخ سی بادلا پہیلا ہی زمین پر مخمل

جگنو پہرتی ہین جو گلبن مین آتی ہی نظر ۔ مصحف گل کی ہی آتی پہ طلائی جدول

ہم زبان صفت چمن مین ہین سب اہل چمن ۔ طوطیون کی ہی جو تضمین تو بلبل کی غزل

مصرعوں کو ڈر یہ ہی کہ زلیخا کے لیے
سر بازار نہ بکنے لگے سودی کا خلل

مے گلرنگ ہی کیا شمع شب فکر کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سی جاتا ہی نکل

کیا جنون خیز ہی لکھنے مین صریر کلک
کہ بپا ہی سی ہر حرف کو سودی کا خلل

ہی سخنگو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

دل مین کچھ اور ہی پڑھنے سی نکلتا ہی کچھ اور
لفظ بنتی ہین ادا معنی ہین بے شکل

کھلتا بے قید ہوا کسقدر آوارہ پھرا
کوئی مندر نہ بچا اوس سی نہ کوئی استھل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پہ
گھاگرا پہ کبھی گنڈکا کبھی سو ہی چنچل

چھینٹے و بیڑے سی نہ محفوظ رہی قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سی کوئی دشت و جبل

ہان یہ سچ ہی کہ طبیعت نی اوڑایا جو غبار
ہو گئی آئینہ مضمون کی بے وجہ ان صیقل

روشنی ہی سنبھلنے مین بھی اعلی کی طرف
تاکتا ہی تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
ہاتھ مین جام زحل شیشہ مریخ بغل

گرتی پڑتی ہوئی مستانہ کہان پہونچی گھات
کہ تصور بھی وہان جا کے سر کی تھل

یعنی اوس نور کی میدان مین پہونچا کہ جہان
خرمن برق تجلی کا لقب ہی بادل

تار باراں مسلسل ہے ملائک کا ورود ہے تسبیح خداوند جہاں عزوجل

کہیں طوبیٰ کہیں کوثر کہیں فردوس بریں کہیں بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کہیں جبرئیل حکومت کہیں اسرافیل کہیں رضوان کا کہیں ساقی کوثر کا عمل

کہیں مخفی کسی سمت نہاں تہ خانے اک طرف مظہر قدرت کے عیاں شیش محل

عاشق جلوہ طلبگار ہیں چشم قبول ناز معشوق کے پردے ہیں کہیں حسن عمل

گل بیرنگی مطلق سے لہکتے گلزار بے نیازی کے بیابان سے جھلکتے جنگل

باغ تنزیہ میں سرسبز نہال تشبیہ انبیا جسکی ہیں شاخیں فقہا ہیں کونپل

گل خوشرنگ رسول مدنی عربی زیب دامان ابد طرۂ دستار ازل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر نہ کوئی اوسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع روح امین زبدۂ عرش بریں حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

هفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

جی مین آتا ہی لکھون مطلع جیسے گہر
وجد مین آکے قلم ہاتھ سی جاوی نہ اچھل

## مطلع

شب تشبیہ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہی ثانی نہ احد کا اول

دور خورشید کی بھی حشر مین جاوی گی جھل
تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

شب اسری مین تجلی رخ انور کی
پیر گردون کی فرق مین پھری ہیکل

سجدہ شکر مین ہی ناصیہ عرش برین
خاک سی پای مقدس کی لگا کر صندل

افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولویت پہ تری متفق ادیان و ملل

لطف سی تیری ہوئی شوکت ایمان محکم
قہر سی سلطنت کفر ہوئی مستاصل

صحبت جا مین اعلی کی ہین یعنی ادنی
مصرف جود مین اکثر کا مرادف ہی اقل

شانہ حضرت کا ہی تشدید یہ دو لام لیل
سماد مازاغ بصر سرمہ چشم اکحل

جس طرف ہاتھ سی ہین کھڑکی سب چابک قدم
جس جگہ پاؤن کھی سجدہ کرین لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ سرہ
شان بیرنگی مطلق ہی تجھی رنگ محل

ہے حقیقت کو مجاز آپ کا حیرت کا مقام
بے نیازی کو نیاز آپ کا نازش محفل

ہو سکا ہی کہیں محبوب خدا غیر خدا
اک ذرا دیکھیہ تجھکر مری چشم احول

رفع ہونیکا نتھا وحدت کثرت کا خلاف
میم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

نظر آئے مجھے احمد مین اگر دال و ہی
روز محشر ہوت آہی مری مشکلین حل

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہے مستوا جی طبع
کہہ اس بحر مین اک قافیہ اچھا بادل

## غزل

کیا تجھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلا بادل
سجدے کرتا ہی ہوئی یثرب و بطحا بادل

چھوڑ کر بیکدۂ ہند و صنم خانۂ برج
آج کعبے مین بچھائے ہی مصلا بادل

سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

بحر امکان مین رسول عربی دُرِّ یتیم
رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل

قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابروے حضور
ہوئی سر قبلے کو گھیرے ہوئی کالا بادل

رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہی شفق
برق کی شمع پہ پردے ہوئی پیلا بادل

دور پہونچی لب جان بخش نبی کی شہرت
سن ذرا کہتے ہین کیا حضرت عیسیٰ بادل

ہو مرا ریشۂ امید وہ نخل سرسبز | جسکی ہر شاخ میں ہو پھول ہر اک پھول میں پھل
آرزو ہے کہ رہے دھیان ترا تا دم مرگ | شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
نام احمد ہو زبان پر سر بالیں بصدر | لب پہ ہو صل علیٰ دل میں ہو عز و جل
روح سے میری کہیں پیار سے یوں عزرائیل | کہ مری جان مدینے کو جو چلتی ہو تو چل
دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری | فکر فردا کی نکر دیکھ لیا جائیگا کل
یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے | گور تیرہ نظر آئے مجھے شیش محل
میزبان بنکے نکیرین کہیں گھبرا کر | نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل
رخ انور کا ترے دھیان ہو بعد فنا | میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں مشعل
حذف ہوں میرے گناہان بتفعیل خفیف | ایسے میزان میں جب افعال صحیح و معتل
میری شامت سے ہو آراستہ گیسوئے سیاہ | عارض شاہد بخشش ہو اگر حسن عمل
صف محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح | ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل
کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ | سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

تمت

## قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب

## متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا

جسکا ہر شعر ہے گلزار جناں کا اک گل

ہاتھ آیا ہے مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر

مدح محبوب رسل شمع سبل ناصر کل

سنہ ۱۲۹۳ ہجری

تمام شد

## تقریظ دلپذیر از فصیح بلیغ بے مثل و بے نظیر یگانۂ عالم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص امیر استاد جناب معلّٰی القاب نواب رئیس رامپور خلد اللہ اقبالہم دام الامنہ واللہ

مری محسن نے کیسے کیسے مضموں نعت میں لکھے
کہ ہر مصرع سے جلوہ ہو عیاں حسن طبیعت کا

عجب ہے آب و تاب اشعار میں لوگ کہتے ہیں
عروس فکر کے سر سے بندھا ہے سہرا فصاحت کا

عرق ریزی ہے طبع پاک کی یا جوش فشانی ہے
بکھرا ہے گوہر شہوار دامن میں بلاغت کا

ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن
اُجالا ہو گیا ہے نور سے سینے میں حضرت کا

چراغ کعبہ و قندیل ہے عرش اعظم کی
کہ روشن اس میں ہے مضمون معراج رسالت کا

تعلی کہہ رہی ہے یہ مضامین قصیدے میں
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خیال اونچے سے اونچا شاعروں کی طبع عالی نے
مٹایا نام بیدل کی طرح سے نام شوکت کا

ہر اک مضمون کہتا ہے مشام حور جنت سے
نہیں ہوں پھول لیکن عطر لگتا ہے نکہت کا

جہاں دیکھے اشعار کو سمجھو تو پایا ہے
کہ جیسے بہہ رہا ہے سیل دریا سخاوت کا

امیر یہ نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہے
برستا ہے یہ اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہے ہر جا ان تشبیہین نے کیا عالم
تعالی اللہ کثرت میں ہے پیدا رنگ وحدت کا

جو ہے فردوس کا مشتاق کہہ دو وہ یہاں آئے
کہ جو قطعہ ہے اس میں ہے وہ گلزار جنت کا

لکھا ہر شعر نعتیہ آیا صلے میں خلد مضمون
شگاف خامہ سیدھا راستہ ہے باغ جنت کا

مہک سے عطر بین پھیل جاتی ہیں کیوں لوگوں کی
کہ ہے عطر بلاغت کھینچ کر اک عطر فصاحت کا

سنا کے فکر کی شاخوں جو مضمون آتا ہے
وہ پھل ہے نخل محبوب الٰہی کی محبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت محبوبی کی میں نے
جو صفحہ ہے وہ اک سچا وسیلہ ہے شفاعت کا

سنہ ۱۳۱۱ھ

۵.۸۵

# غلطنامہ شبستان رحمت

## مثنوی صبح تجلی

| صفحہ | سطر | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ٣ | ٧ | ٠ | ہالتی کشیدن | ہاتھی کشیدن |
| " | ٨ | ٠ | خرموسی اعتقادیہ | خرموسی اعتقادین |
| ٤ | ٩ | ٠ | خاک | چاک |
| ٤ | ١١ | ٠ | بہ سیاہی | بسیاہی |
| ٩ | ١٢ | ١ | بین | ہین |
| ١١ | ٣ | ١ | آذر | آزر |
| ٢٢ | ١٣ | ٣ | گو۔ کہنہ نمونہ | گو کہنہ نمود |
| ٣٣ | ٧ | ٠ | ان | قبل از ان |

## مثنوی چراغ کعبہ

| صفحہ | سطر | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ٥ | ٤ | ٣ | نور وحمل وپیہر | نور وحمل سپہر |
| ٩ | ٨ | ٣ | پیغامبر پیام باری | پیغامبر و پیام باری |
| ٩ | | | | تمہید وصف براق قبل شعر نہم |
| ١١ | | | | درود و جبرئیل و براق نماز شریف قبل شعر ہفتم |
| ١٣ | ٧ | ١ | فکبر | فلکبر |
| ١٣ | ٥ | ١ | عامر بالکسر | عامر بسکون المیم |
| ١٦ | | | | تشریف آوری بیت اللہ قبل شعر ١٥ |

| صفحہ | سطر | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ١٤ | ١٣ | ١ | بات | باب |
| ١٩ | ١ | ١ | وہ | دو |
| " | ١٣ | ١ | زینت | رغبت |
| ٢٠ | ٩ | ٣ | وشمع فانوس | شمع و فانوس |
| ٢٢ | ٩ | ٣ | گے | کے |
| ٢٤ | ٣ | ١ | چشم | جسم |
| ٢٦ | ٦ | ٣ | بہی | تہی |
| ٢٧ | ١ | ١ | صدر وحلم | صدر حلم |
| ٣٠ | ٨ | ٣ | آذر | آزر |
| ٣٥ | ٣ | ٢ | بیوی | بسیج |
| ٣٨ | ٥ | ١ | بیہان | بیان |
| ٣٩ | ١ | ١ | یون ہین | یوں ہی |
| ٤١ | ٦ | ١ | باروح | با اوج |

## سراپای رسول اکرم

| صفحہ | سطر | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ٣ | ٣ | ٠ | حلیہ شریف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم | حلیہ اشرف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم |
| ٤ | ٣ | ١ | کہڑی | ککری |
| ٤ | ٥ | ٣ | سیہ | سینہ |
| ٥ | ١٣ | ٠ | خاک | خاکہ |